فتاوی کرامات غوثیہ

امام اہل سنت اعلی حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABIIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فتاوی کرامات غوثیہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

details

کتاب یا رسالے کا نام	فتاوی کرامات غوثیہ
مصنف یا مؤلف	امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی
موضوع	تحقیق، فتوی
ناشر	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ	PURE SUNNI GRAPHICS
کمپوزنگ	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت	NOVEMBER 2022 (RABIUL AAKHIR 1444)
صفحات	50

© All Rights Reserved.

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.in

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فتاوی کرامات غوثیہ

امام اہل سنت اعلی حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی

متوفی ۱۳۴۰ھ

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	2
مسئلہ اولی:	4
براق	4
نظم	4
الجواب:	7
اقول وباللہ التوفیق:	18
امام سیوطی قدس سرہ نے	18
علامہ شہاب الدین خفاجی مصری	19
اقول اصلاً منافات نہیں	20
مسئلہ دوم:	21
الجواب	22
اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو غوث پاک نبی ہوتے	23
ام المومنین کا روح سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا	26
ارواح چھین لینا	29
شب معراج غوث پاک	31
مسئلہ ثالثہ	43
الجواب	45
ہماری دوسری اردو کتابیں	47

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام

کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ اولیٰ:

ازاوجین ریاست گوالیار

مرسلہ جناب محمد یعقوب علی خاں صاحب ۱۷

ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ

براق

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے حق الیقین اور مفتیان پابند شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبارت نظم "شام ازل اور صبح ابد" سے بیٹھ جانا براق کا وقت سواری آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ثابت ہے۔

"مقولۂ جبرئیل علیہ السلام"

نظم

مسند نشین عرش معلی یہی تو ہے
مفتاح قفل گنج فاوی یہی تو ہے
مہتاب منزل شب اسری یہی تو ہے
خورشید مشرق فتدلّی یہی تو ہے
ہمراز قرب ہمدم اوقاتِ خاصہ ہے
مژدہ ہزار عالم رب کا خلاصہ ہے
سن کر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمیں پر

تھامی رکاب طائرسدرہ نے دوڑکر
رونق افزائے دیں ہوئے سلطان بحروبر
کی عرض پھر براق نے یا سید البشر
محشرکو جب قدم سے گھر پوش کیجئے
اپنے غلام کو نہ فراموش کیجئے
خیرالوری نے دی اسے تسکیں کہا کہ ہاں
خوش خوش وہ سوئے مسجداقصی ہوا رواں

صاحب "تحفہ قادریہ" لکھتے ہیں کہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اور اتنا بڑا اور اونچا ہوگیا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔ ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر حکمت یہ ہے کہ جس طرح آج کی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرح (خوشحال) ہوتا ہے اسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اورولایت مطلق اور غوثیت برحق اور قطبیت اصطفاء اور محبوبیت مجد وعلاسے آج مالامال ہی کردیا جائے۔

چنانچہ صاحب "منازل اثناعشریہ" تحفہ قادریہ سے لکھتا ہے کہ اس وقت سیدی ومولائی مرشدی وملجائی، قطب الاکرم، غوث الاعظم، غیاث الدارین وغوث الثقلین، قرۃ العین مصطفوی نوردیدہ مرتضوی، حسنی حسینی سرو حدیقہ مدنی، نورالحقیقت والیقین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور اس طرح عرض کیا:

ے برسرودیدہ ام بنہ اے مہ نازنین قد
بودبسر نوشت من فیض قدم ازیں قدم

(اے نازنین میرے سر اورآنکھوں پر قدم رکھئے تاکہ اس کی برکت سے میری تقدیر پر فیضان قدم ہو۔ت)

خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اوراس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟عرض کیا: میں آپ کے فرزندان ذریات طیبات سے ہوں اگرآج نعمت سے کچھ منزل بخشئے گا توآپ کے دین کو زندہ کروں گا۔فرمایا: تومحی الدین ہے اورجس طرح میراقدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کُل اولیاء کی گردن پر ہو گا۔

بیت قصیدہ غوثیہ:

وکل ولی لہ قدم وانی
علی قدم النبی بدرالکمال

(ہرولی میرے قدم بقدم ہے اور میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔ت)

(فتوح الغیب علی ہامش بہجۃ الاسرار القصیدۃ الغوثیۃ مصطفی البابی مصر ص ۲۳۱)

پس ان دونوں عبارت کتب سے کون سی عبارت متحقق ہے؟ کس پر عمل کیاجائے؟یا دونوں ازروئے تحقیق کے درست ہیں؟بیان فرمائیے۔ رحمۃ اللہ

علیھم اجمعین۔

الجواب:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے وقت براق کا شوخی کرنا، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسے تنبیہ فرمانا کہ:

"اے براق! کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ!
واللہ! تجھ پر کوئی ایسا سوار نہ ہوا جو اللہ عزوجل کے حضوران سے
زیادہ رتبہ رکھتا ہو۔"

اس پر براق کا شرمانا، پسینہ پسینہ ہوکر شوخی سے باز رہنا، پھر حضور پر نور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ کا سوار ہونا، یہ مضمون تو ابوداود و ترمذی ونسائی وابن حبان وطبرانی وبیہقی وغیرہم اکابر محدثین کی متعدّد احادیث صحاح وحسان وصوالح سے ثابت۔

کما بسط اکثرھا المولی الجلال السیوطی قدس سرہ فی خصائصہ الکبرٰی وغیرہ من العلماء الکرام فی تصانیفھم الحسنٰی

جیسا کہ اس میں سے اکثر کی تفصیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبرٰی" میں اور دیگر علماء کرام نے اپنی شاندار تصانیف میں فرمائی ہے۔(ت)

(الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء حدیث ام سلمہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۷۹)

(المواھب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۴۱/۳)

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ذکر الاسراء والمعراج دارابن کثیر بیروت الجزأین، الاول والثانی ص ۳۹۸)

اور اس کا حیا کے سبب براہ تذلل وانقیاد پست ہو کر لپٹ جانا بھی حدیث میں وارد ہے۔

ففی روایۃ عند ابن اسحٰق رفعا الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فارتعشت حتی لصقت بالارض فاستویت علیھا	اور ایک روایت میں ابن اسحٰق سے مرفوعًا مروی ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں: جب جبریل نے اس سے کہا تو براق تھرا گیا اور کانپ کر زمین سے چسپاں ہوگیا، پس میں اس پر سوار ہوگیا۔ صلی اللہ تعالی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ وبارك وسلم

(المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابن اسحٰق المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳۹/۳)

اور یہ روایت کہ سوال میں تحفہ قادریہ سے ماثور، اس کی اصل بھی حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم میں مذکور۔۔۔۔۔فاضل عبدالقادر قادری[1] بن شیخ محی الدین

[1] حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت و حقیقت تھے۔ علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں۔ اور ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں وصال پایا۔ آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں:

اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب حرزالعاشقین میں

۱۔ آداب المریدین ونجاۃ المسترشدین

۲۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر

۳۔ النفس الرحمانیۃ فی معرفۃ الحقیقۃ الانسانیہ

۴۔ الدر المکنون فی معرفۃ السر المصون

۵۔ حدیقۃ الازھار فی الحکمۃ والاسرار

۶۔ شرح الصلاۃ المختصرۃ للشیخ اکبر

۷۔ الدرر المعتبرۃ فی شرح الابیات الثمانیہ عشرہ

۸۔ شرح اللمعات للفخر الدین العراقی

۹۔ القواعد الجمعیۃ فی الطریق الرفاعیۃ

۱۰۔ مجموعۃ الاشعار فی الرقائق والاثار

۱۱۔ مرآۃ الشھود فی وحدۃ الوجود

۱۲۔ مسك الختام فی معرفۃ الامام، مختصر فی کراستہ

۱۳۔ الالھامات الرحمانیہ فی مراتب الحقیقۃ الانسانیۃ

۱۴۔ حجۃ الذاکرین ورد المنکرین۔

۱۵۔ الطریقۃ الرحمانیہ فی الرجوع والوصول الی الحضرۃ العلیۃ۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

ا۔ معجم المولفین، عمر رضا کحالہ، الجزء الخامس ص ۳۵۴

ب۔ ھدیۃ العارفین، اسماعیل باشا البغدادی جلد اول ص ۶۰۵

فرماتے ہیں:

ان ليلة المعراج جاء جبرئيل عليه السلام ببراق الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر،ونعل رجله كالهلال الباهر،ومساره كا لانجم الظواهر، ولم يأخذ ه السكون والتمكين ليركب عليه النبى الامين، فقال له النبى صلى الله عليه وسلم ، لم لم تسكن يابراق حتى اركب علىٰ ظهرك ، فقال روحى فداءً لتراب نعلك يارسول الله اتمنى ان تعاهدنى ان لاتركب يوم القيٰمة علىٰ غير حين دخولك الجنة،فقال النبى صلى الله عليه وسلم يكون لك ماتمنيت ، فقال

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا،اوراس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا چوند ڈالنے والا ہلال اوراس کی کیلیں جیسے روشن تارے ۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا، سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہوکر جنت میں تشریف لے

البراق التمس ان تضرب یدك المبارکة علیٰ رقبتی لیکون علامة لی یوم القٰیمة ، فضرب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یدہ علیٰ رقبة البراق، ففرح البراق فرحا حتی لم یسع جسدہ روحه ونمٰی اربعین ذراعامن فرحه وتوقف فی رکوبه لحظة لحکمة خفیة ازلیة،فظهرت روح الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه وقال یا سیدی ضع قدمك علیٰ رقبتی وارکب،فوضع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قدمه علیٰ رقبته ورکب، فقال قدمی علیٰ رقبتك وقدمك علیٰ رقبة کل اولیاء اللہ تعالیٰ انتهی

جائیں ۔ حضور معلّی صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا ۔ براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اورطرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضورپُرنورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی :

اے میرے آقا ! حضور اپنا قدم
پاک میری گردن پر رکھ کر سوار
ہوں ۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم
اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد
فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور
تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں
پر۔"

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر المنقبۃ الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۴،۲۵)

نوٹ:

زیر نظر نسخہ حضرت مولانا ابوالمنصور محمد صادق قادری فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس کے بعد فاضل عبد القادر اربلی فرماتے ہیں:

فایاك یااخی ان تکون من	یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے
المنکرین المتعجبین من	کہ کہیں تُو انکار کر بیٹھے اور شب
حضور روحه لیلة المعراج لانه	معراج حضور غوث پاک رضی اللہ
وقع من غیره فی تلك اللیلة	تعالیٰ عنہ کی حاضری پر تعجب کرے
کما هو ثابت بالاحادیث	کہ یہ امر تو صحیح حدیثوں میں اوروں

الصحیحۃ کرؤیتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارواح الانبیاء فی السمٰوٰت وبلالا فی الجنۃ واویسا القرنی فی مقعدالصدق وامرأۃ ابی طلحۃ فی الجنۃ، وسماعہ صلی	کے لئے وارد ہوا ہے، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام[2] کو ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ[3] کو دیکھا اور مقعد صدق میں

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۴۵

[3] حدیث شریف میں ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لبلال صلوٰۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ، الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالک وبلال ۲/۲۹۲)

ایک اور حدیث میں یوں ہے:

عن ابن عباس قال لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل الجنۃ فسمع فی جانبہا خشفا فقال یاجبریل من ہذا فقال ہذا بلال المؤذن فقال قد افلح بلال رأیت لہ کذا کذا

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۴/۲۶۹)

حضرت ابوامامہ کی روایت میں مرفوعاً ہے: فقیل ہذا بلال یمشی امامک

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حیۃ ابوجناب الکلبی دارالفکر بیروت ۷/۲۶۷۰)

مذکورہ روایات اور احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں ملاحظہ فرمایا۔

اللہ تعالٰی علیہ وسلم	اویس قرنی اور بہشت میں زوجۂ
خشخشۃ الغمیصاء بنت	ابوطلحہ[4] کو اور جنت میں غمیصاء
ملحان فی الجنۃ کما ذکرنا	بنت ملحان کی پہچل[5] سنی، جیسا کہ

[4] حدیث میں ہے: عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال رأیت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲/۲۹۲)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا۔

[5] حدیث شریف میں ہے:

عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھٰذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالك وبلال ۲/۲۹۲)

ایک اور روایت میں یوں بیان ہوا:

عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت خشخشۃ بین یدی فاذا ھی الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

مسند احمد کی دوسری روایت یوں ہے:

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت فسمعت بین یدی خشفۃ فاذا انا بالغمیصاء بنت ملحان

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۶)

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ تعالٰی عنہما کی جنت میں پہچل سنی۔

قبل هذا ، وذكرفی حرز العاشقين وغيره من الكتب ان نبينا صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لقی ليلة المعراج سيدنا موسٰى عليه السلام فقال موسٰى مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتی كانبياء بنی اسرائيل، اريد ان يحضر احد من علماء امتك ليتكلم معی فاحضر النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم روح الغزالی رحمه الله

ہم اس سے قبل ذکر کر چکے ہیں۔ اور حرز العاشقین وغیرہ کتابوں میں کہ حضرت سیدنا موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم حاضری دیا۔ روحِ امام نے حاضر ہوکر موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کیا۔[6] اور عارف اجل شیخ محمد چشتی نے کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ قدست اسرارہم سے نقل کیا کہ

نوٹ: یاد رہے کہ غمیصاء بنت ملحان یہی زوجۂ ابوطلحہ ہیں۔ فاعلم ذٰلك

(حاشیہ منجانب امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

[6] (الف) نبراس شرح شرح عقائد، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، ص ۳۸۸

(ب) مقابیس المجالس اردو ترجمہ از واحد بخش سیال ص ۲۵۵

(ج) معراج النبی از علامہ سید احمد سعید کاظمی ص ۱۲۸ور مابعد

(د) عرفان شریعت (مجموعہ فتاوٰی امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد عرفان علی حصہ سوم ص ۸۴ تا ۹۱

تعالیٰ الی موسیٰ علیه السلام (وساق القصة ثم قال)، وفی کتاب رفیق الطلاب لاجل العارفین الشیخ محمد الجشتی نقلا عن شیخ الشیوخ قال قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی رأیت رجالا من امتی فی لیلة المعراج ارانیهم الله تعالیٰ (الخ ثم قال) وقال الشیخ نظام الدین الکنجوی کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم راکبا علی البراق وغاشیته علی کتفی انتهی وقال عمدة المحدثین الامام نجم الدین الغیطی فی کتاب

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج کچھ لوگ اپنی امت کے ملاحظہ فرمائے[7] اور شیخ نظام الدین گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے: جب حضور پُرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ رونق افروز پشت براق پر تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔

اور عمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیطی کتاب المعراج میں فرماتے ہیں: جب حضور معلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتھیٰ تک تشریف لے گئے اس پر ایک ابر چھایا[8] جس میں ہر قسم کا رنگ تھا،

[7] رفیق الطلاب مجتبائی دہلی ص ۲۸

[8] عمدۃ الفضلاء المحققین امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں:

واما الرفرف فیحتمل ان المراد به السحابة التی غشیته وفیها من کل لون التی رواها ابن ابی حاتم عن انس

المعراج ثم رفع الى سدرة المنتهٰى فغشيه سحابة فيها من كل لون فتأخر جبريل عليه السلام ثم عرج لمستو سمع فيه صريف الاقلام ورأى رجلا مغيبا فى نور العرش فقال من هذا أملك؟ قيل : لا ۔ قال : أنبى؟ قيل : لا، هذا رجل كان فى الدنيا لسانه رطب من ذكر الله تعالٰى وقلبه معلق بالمساجد ولم يستسب لوالديه قط الخ مافى التفريح ملخصا۔

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے رہ گئے ۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستوٰی پر جلوہ[9] فرماہوئے وہاں قلموں کے لکھنے کی آواز گوشِ اقدس میں آئی اور ایک شخص کوملاحظہ فرمایا کہ نورِ عرش میں چھپاہوا ہے ، حضور نے دریافت فرمایا: کیا یہ فرشتہ ہے؟

جواب ہوا: نہیں۔

پوچھا کیا یہ نبی ہے؟

کہا: نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد خدا میں تر رہتی اور دل مسجدوں میں لگا رہتا۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ

وعندما غشته تاخر عنه جبريل ۔ (کتاب المعراج (مؤلفہ رجب ۹۹۹ھ) مطبوعہ مصر، ص ۸۹)

[9] امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں: ثم عرج به حتى ظهر لمستوى سمع فيه صريف الاقلام۔
(کتاب المعراج، مطبوعہ مصر، ص ۸۹، ۸۷)

کہلوایا[10] انتہی۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر المنقبۃ الاولی سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۸ تا ۲۵)

یعنی جب معراج میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونا احادیث واقوال علماء واولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس حضور پرنور سید الاولیاء غوث الاصفیاء رضی اللہ تعالی عنہ کی حاضری، کیا جائے تعجب وانکار ہے بلکہ ایسی حالت میں حاضر نہ ہونا ہی محل استعجاب ہے اک ذرا انصاف واندازہ قدر قادریت درکار ہے۔

اقول وباللہ التوفیق:

(میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔ت) فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفئی عن سید الاکوان" میں بعونہ تعالی ایک فائدہ جلیلہ لکھا کہ مطالب چند قسم ہیں، ہر قسم کا مرتبہ جدا اور ہر مرتبہ کا پایہ ثبوت علیحدہ۔ اس قسم مطالب احادیث میں ظہور نہ ہونا مضر نہیں، بلکہ کلمات علماء ومشائخ میں ان کا ذکر کافی۔

امام سیوطی قدس سرہ الشریف نے

امام خاتمۃ المحدثین جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ الشریف نے "مناھل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء" میں اس روایت کی نسبت کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ کے وصال اقدس کے بعد کلام طویل میں حضور کو ہر جملہ پر بکلمہ "بابی انت وامی یارسول

[10] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب المعراج ص ۹

اللہ"(یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک وسلم !میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت)نداکرکے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ بیان کئے، تحریر فرمایا:

لم اجدہ فی شیئ من کتب	یعنی میں نے یہ روایت کسی کتابِ
الاثرلکن صاحب اقتباس	حدیث میں نہ پائی مگر صاحب
الانوار وابن الحاج فی مدخلہ	اقتباس الانوار اورامام ابن الحاج
ذکراہ فی ضمن حدیث طویل	نے اپنی مدخل میں اسے ایک
وکفٰی بذلك سندا لمثلہ فانہ	حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا
لیس ممایتعلق بالاحکام	اورایسی روایت کو اسی قدر سند
	کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب
	احکام سے تعلق نہیں انتھٰی۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نےنسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں نقل کیااور مقرر رکھا۔

(نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضاگجرات ہندا/ ۲۴۸)

بالجملہ روح مقدس کا شب معراج کوحاضر ہونااور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کربراق یاعرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکارابدقرار سے فرزندارجمند کواس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطا ہونا۔

ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعاً مہجور اور کلماتِ مشائخ میں مسطور وماثور، کتبِ حدیث میں ذکر معدوم، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اورقدرت قادر وسیع وموفور، اورقدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردوانکار کیا مقتضائے ادب وشعور۔

اقول اصلاً منافات نہیں

اب یہ رہا کہ اس حدیث میں کہ براق برق رفتار زمین سے لپٹ گیا۔ اور اس روایت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردنِ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پر قدم رکھ کر زیب پشتِ براق ہوئے، بظاہر تنافی ہے۔

اقول اصلاً منافات نہیں، بلکہ جب اسی روایت میں مذکور کہ براق فرط فرحت سے چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا اور پُر ظاہر کہ جو مَرکَب [11] اس قدر بلند ہو وہ کیسا ہی زمین سے ملصق [12] ہوجائے تاہم قامتِ انسان سے بہت بلند رہے گا اور اس پر سواری کے لئے ضرور حاجتِ نردبان [13] ہوگی۔ اب ایک چھوٹے سے جانور فیل [14] ہی کو دیکھئے کہ جب ذرا بلند وبالا ہوتا ہے اسے بٹھا کر بھی بے زینہ سواری قدرے دقت رکھتی ہے۔ تو اگر براق بوجہ حیاء وتذلل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے لئے زمین سے

[11] مرکب بمعنی سواری

[12] ملصق ہونا: چپٹ جانا، مل جانا

[13] سیڑھی

[14] ہاتھی

لپٹ گیا ہو اور پھر بھی بوجہ طول ارتفاع حاجت زینہ ہو جس کے لئے روح سرکار غوثیت مدار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حاضر ہوکر اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا ہو، کیا جائے استعجاب[15] ہے۔

وصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب الاکرم والہٖ وصحبہ اھل الکرم وابنہ الکریم الغوث الاعظم وعلینا بجاھھم وبارك وسلم	اللہ تعالٰی اپنے حبیب اکرم، آپ کے کرم والے آل واصحاب، آپ کے کریم بیٹے غوث اعظم اور ان کے صدقے میں ہم پر رحمت، برکت اور سلام نازل فرمائے۔(ت)

واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مسئلہ دوم:

از کٹھور ضلع سورت اسٹیشن سائن پرب

مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول، ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو

15 تعجب

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلّٰی پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہو کر چھین لی تھی۔

چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح کو دودھ پلایا پانچویں اکثر عوام کے عقیدے میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔

ان اقوال کا کیا حال ہے؟

مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائیں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

المستفتی

عبدالحق عفاعنہ کٹھور، ضلع سورت، گجرات (بھارت) مؤرخہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

الجواب

اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کلمات چند مجمل وسودمند گزارش

کرے اگرچہ فریقین میں سے کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالی حق وانصاف ان سے متجاوز نہیں والحق احق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم (اور حق ہی اتباع کے زیادہ لائق ہے، اور اللہ تعالی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔)

اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو غوث پاک نبی ہوتے

جواب سوال ۲: یہ قول کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائزالاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پُرنور رضی اللہ تعالی عنہ تلو مرتبہ نبوت[16] " ہے۔ خود حضور معلّٰی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "جو قدم میرے جدِّ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم
غیر اقدام النبوۃ سدّ ممشاھا الختام

(نبی کا کام قدم اٹھانا اور آپ کا کام قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کردیا ہے)

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے وارد:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد والترمذی میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ

[16] مرتبہ غوثیت، مرتبہ نبوت کے پیچھے اور اس سے نیچے ہے۔

والحاكم عن عقبة بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضی الله تعالٰی عنهما۔	بن عامر سے جبکہ طبرانی نے معجم کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ (ت)

(جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۹)

(المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة لوکان بعدی نبی لکان عمر دارالفکر بیروت ۳/۸۵)

(المعجم الکبیر حدیث ۴۷۵ المکتبة الفیصلیة بیروت ۱۷/۱۸۰)

(مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المکتب الاسلامی بیروت ۴/۱۵۴)

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے وارد:

لو عاش ابراهیم لکان صدیقانبیا۔رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبدالله وعن ابن عباس وعن ابن ابی اوفٰی والباوردی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنهم۔	اگر ابراہیم جیتے تو صدیق وپیغمبر ہوتے۔ (اس کو ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ اورابن عباس اورابن ابی اوفٰی سے ، جبکہ الباوردی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالی ان سے راضی ہو۔)

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیه وبناته علیه الصلوة والسلام وازواجه داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/۷۵تا۷۹)

(کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر عن جابر بن عبداللہ ،ابن عباس وابن ابی اوفٰی حدیث ۳۲۲۰۴/۱۱/۴۶۹)

علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ:"اگر اب کوئی نبی ہوسکتا تو وہ ہوتے۔"

امام ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال فی "شرح المهذب" نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالته وصلاحه وامامته ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمته لوجاز ان یبعث اللہ فی هذہ الامة نبیا لکان ابا محمد الجوینی۔	شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ وامام سے جن کی جلالت وصلاحیت وامامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالی کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجنا جائزہوتا تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے(ت)

(الفتاوی الحدیثیہ مطلب قیل لوجاز ان یبعث اللہ فی ھٰذہ الامۃ نبیا الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۳۲۵،۳۲۴)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے، بے ثبوت نسبت

جائز نہیں، اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

ام المومنین کا روح سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا

جواب سوال ۴: حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو دودھ پلانا، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں کما رأیت فی بعض کتبھم التصریح بذٰلك (جیساکہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی۔ت)

اس تقدیر پر تو اصلاً استبعاد[17] نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بے جاو بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تاہم بلاشبہہ عقلاً اور شرعاً جائز اور اس میں درایۃً کوئی استحالہ[18] درکنار استبعاد بھی نہیں۔ ان اللہ علٰی کل شیئ قدیر (بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ت)

نہ ظاہر میں ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادہ[19] اسباب ظاہر پر موقوف نہیں، نہ روح عام متکلّمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی۔ نہ جسم، جسم شہادت میں منحصر۔ جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ[20] کیفما

---

[17] دور از قیاس

[18] محال ہونا

[19] عادت کے خلاف، کرامت وغیرہ

[20] وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکر آیا ہے لہٰذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں۔

کان[21] شک نہیں کہ روح مفارق[22] کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہ اعراض جسم وجسمانیت قطعا منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول[23] یالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت۔

الترمذی عن کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان ارواح الشهداء فی طیرخضر تعلق من ثمر الجنة	امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہائے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

(جامع الترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی ثواب شهید امین کمپنی دہلی ۱/۱۹۷)

جبکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد:

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالك عن الزهری عن عبدالرحمن بن	امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے

[21] کوئی بھی صورت ہو

[22] جسم سے جدا روح

[23] اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں کی گئی۔

كعب بن مالك عن ابيه رضى الله تعالٰى عنه عن النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم نسمة المؤمن طائر يعلق فى شجر الجنة حتى يرجعه الله تعالٰى فى جسده يوم يبعثه	باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث کعب بن مالک انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۵۵)

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے ۔ حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق[24] کیا ہے؟ آخر حضرت ابراہیم علٰی ابیہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے:"جنت میں دو دایہ ان کی مدتِ رضاعت پوری کرتی ہیں۔"

رواه احمد ومسلم عن انس رضى الله تعالٰى عنه عن النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم ان ابراهيم ابنى وانه مات فى الثدى وانه لو ظئرين يكملان رضاعه فى الجنة	اس کو امام احمد ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرما گیا ہے بیشک جنت میں اس

[24] روح کے جسم سے جُدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

کیلئے دو دایہ ہیں جو اس کی مدت
رضاعت پوری کریں گی۔ (ت)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/۲۵۴)

(مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۱۲)

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ یں نہ مثبت وقوع[25] قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف[26] و بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ارواح چھین لینا

جواب سوال ۳: زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہّال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ، اولیاء بشر سے بالاجماع افضل۔ تو مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم[27]۔ واللہ الهادی

[25] ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا

[26] من گھڑت، جھوٹ، بے ہودہ

[27] تنبیہ: مبنائے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاء مردہ حضور پرنور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔

یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظرِ صحائف محو واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا برکت دُعائے محبوب قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں: لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ،

الیٰ سبیل الرشاد۔

صدیق اکبر سے افضل

جواب سوال ۵: یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں، گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل دینی کہ معاذاللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالانکہ ان

ارجع الی ربك فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلك الضعفة وعاش بعدها ثلاثین عاما

یعنی جب ان کے صاجزادے احمد ناتواں ہوکر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے، صاجزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(الطبقات الکبریٰ (لواقح الانوار) خاتمۃ الکتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشربینی دارالفکر بیروت ۱۸۵/۲)

بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، وباللہ التوفیق۔

شب معراج غوث پاک

جواب سوال ا: رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اور وقتِ رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا، شرعًا وعقلًا اس میں کوئی بھی استحالہ نہیں۔

سدرۃ المنتہٰی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح۔ عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر۔ بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ:

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذاللہ بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے نکلتی ہے، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے۔ کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔ درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔

یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے ؟۔۔۔۔۔۔۔علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر۔۔۔۔۔۔نردبان[28] ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں۔

فرض کیجئے کہ ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلٰی آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کربت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو معاذاللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنے محال، نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین بے چاروں کو مراد، واللہ الھادی الٰی سبیل الرشاد (اوراللہ تعالی ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔ت)

یہ بیان ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام ، وہ فقیر غفراللہ تعالی کے مجلد دوم[29] العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا

---

[28] سیڑھی

[29] یاد رہے کہ فتاوٰی رضویہ قدیم میں یہ مسائل شاملِ اشاعت نہیں ہو سکے تھے اب ان کو اشاعت جدید میں کتاب الشتّی کے پیش نظر جلد میں شامل کر دیا گیا ہے۔

اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور، اس میں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیاء و علماء میں متعدّد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد۔

(۱،۲) مسلم اپنی صحیح اور ابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ودخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ماھذہ قالواھذا بلال ثم دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ماھذہ قالواھذہ الغمیصاء بنت ملحان	میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پہچل سنی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادرِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(کنزالعمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث ۳۳۱۶۱ موسسة الرسالہ بیروت ۶۵۳/۱۱)

(مسندابی داودالطیالسی عن جابر حدیث ۱۷۱۹ دارالمعرفة بیروت الجزء السابع ص ۲۳۸)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ میں ہوا کما ذکرہ الحافظ فی التقریب (جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا۔ت)

(تقریب التھذیب ترجمہ ۸۷۸۰ام سلیم بنت ملحان دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۶۸۸)

(۳) امام احمد وابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور

(۴) طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فسمعت فی جانبھا وجسافقلت یا جبرئیل ماھذا قال ھذا بلال المؤذن	میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالی عنہ۔

(کنزالعمال حدیث ۳۳۱۶۲و۳۳۱۶۳مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حبۃ ابن جناب الکلبی دارالفکر بیروت ۷/۲۶۷۰)

(۵) امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور والا صلوات اللہ تعالی وسلامہٗ علیہ فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ	میں بہشت میں رونق افروز ہوا،

بین یدی، فقلت ماھذہ الخشفة، فقیل الغمیصاء بنت ملحان	اپنے آگے ایک کھٹکا سنا، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت ملحان۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

(۶) امام احمد و نسائی و حاکم باسناد صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فیھا قراءة ، فقلت من ھذا ؟ قالواحارثة بن نعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر	میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۳۶)

(المستدرك للحاکم کتاب معرفة الصحابة مناقب حارثہ بن نعمان دارالفکر بیروت ۳/۲۰۸)

(الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۸)

یہ حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ خلافتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ میں راہی جنان ہوئے قالہ ابن سعد فی الطبقات وذکرہ الحافظ فی الاصابة (ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا۔ ت)

(الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۱/۲۹۹)

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ترجمہ حارثہ بن نعمان دارالفکر بیروت ۴۸۸/۳)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت نحمة من نعیم	میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد الطبقة الثانیة من المهاجرین والانصار ترجمه نعیم بن عبدالله المعروف النحام دارصادر بیروت ۱۳۸/۴)

یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

کما ذکرہ موسٰی بن عقبة فی المغازی عن الزهری وکذا قاله ابن اسحٰق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابة	جیسا کہ موسٰی بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحٰق اور مصعب زبیری اور دیگر علماء نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔ (ت)

(الاصابة فی تمییز الصحابة ترجمہ نعیم بن عبداللہ ۸۷۷۶ دار صادر بیروت ۵۶۸/۳)

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔

(۸) امام ابو بکر بن ابی الدنیا، ابوالمخارق سے مرسلاً راوی، حضور پر نور صلوات اللہ سلامہ علیہ فرماتے ہیں:

مررت لیلة اسرٰی بی برجل مغیب نورالعرش، قلت: من ھذا، املك؟ قیل: لا۔ قلت: نبی؟ قیل: لا۔ قلت: من ھذا؟قال: ھذا رجل کان فی الدنیا لسانه رطب من ذکر الله تعالٰی وقلبه معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیه قط	یعنی شب اسرٰی میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا، میں نے فرمایا: یہ کون ہے، کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا: نبی ہے عرض کی گئی: نہ۔ میں نے فرمایا کون ہے؟ عرض کرنے والے نے عرض کی: یہ ایک مرد ہے دنیا میں اس کی زبان یادِ الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا، اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر کبھی) اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا۔

(الدرالمنثور بحوالہ ابن ابی الدنیا تحت الآیة ۲/۱۵۲ مکتبہ آیة اللہ العظمی قم ایران ۱/۱۴۹)

(الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ابی الدنیا کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ الخ مصطفی البابی مصر ۲/۳۹۵)

ثم اقول وباللہ التوفیق (پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے

ہے۔ت)کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجئے، فیض قادریت جوش پر ہے، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرٰی اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔

والحمدللہ رب العٰلمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

اب ناظر غیروسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر؟---------ہاں ہم سے سنئے۔واللہ الموفق۔ابن جریرو ابن ابی حاتم وابویعلٰی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعة	پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف
فاذاانا بابراھیم الخلیل	لے گیا،ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل
مسندا لظھرہ الی البیت	اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ
المعمور(فذکرالحدیث الی ان	لگائے تشریف فرماہیں اورناگاہ اپنی
قال) واذابامتی شطرین	امت دوقسم پائی،ایک قسم کے
شطرعلیھم ثیاب بیض	سپید کپڑے ہیں کاغذکی طرح،

کانھاالقراطیس وشطرعلیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیھم ثیاب رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن معی من المومنین فی البیت المعمورثم خرجت انا ومن معی (الحدیث)	اوردوسری قسم کا خاکستری لباس۔میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیااور میرے ساتھ سپیدپوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگرہیں وہ بھی خیر وخوبی پر۔پھرمیں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمورمیں نماز پڑھی ۔ پھر میں اورمیرے ساتھ والے باہر آئے۔

(تاریخ دمشق الکبیرباب ذکرعروجہ الی السماء الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۹۴/۳)

(دلائل النبوۃ للبیھقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳۹۳۔۹۴/۲)

(الدرالمنثوربحوالہ ابن جریروابن حاتم وغیرہ الخ تحت الآیۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۷۲/۵)

ظاہرہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا توبلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنھوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمورمیں جاکر نماز پڑھی، والحمدللہ رب

العالمین (سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)
اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملۂ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے۔ہاں سند محدثانہ نہیں ۔۔۔۔۔پھر نہ ہو۔۔۔۔۔اس جگہ اسی قدر بس ہے۔سند معنعن[30] کی حاجت نہیں،کما بیناہ فی رسالتنا "ھدی الحیران فی نفی الفئی عن سید الاکوان" (جیساکہ ہم نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفیئی عن سید الاکوان" میں اسے بیان کیا ہے۔)
امام جلال الدین سیوطی نے "مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء" میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ "بابی انت وامی یارسول اللہ (یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) کی نسبت فرماتے ہیں:

لم اجدہ فی شیئ من کتب الحدیث الاثر (الٰی قولہ) بالاحکام	میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی

[30] ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے "عن فلان" کے لفظ سے روایت کرے۔

ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے
تعلق نہیں۔

(نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکزاہلسنت برکات رضاگجرات ہندا/۲۴۸)

(نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکزاہلسنت برکات رضاگجرات ہندا/۲۴۸)

اور یہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزارہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔

انسان کی سعادت کبرٰی ان مدارج عالیہ ومعارک غالیہ تک وصول رہے۔۔۔۔۔۔اوراس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذاللہ انکار وتکذیب کو سخت مہلکہ ہائلہ ہے، والعیاذباللہ رب العٰلمین (اوراللہ تعالی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)۔۔۔۔۔۔۔جیسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ "لباب المعانی" سیاہ کرکے مصر میں چھپوایا اور صرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت، فقیہ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نورالملۃ والدین شطنوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بھجۃ الاسرار شریف میں باسناد صحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفیع پر حضور پرنور سید الاولیاء حضرت

غوث الوری رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل روایت فرمائی، نہ صرف اس امام جلیل وکتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں کوئی دقیقہ بے ادبی اٹھانہ رکھا۔ نعوذباللہ من الخذلان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ القادرالمستعان (ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالٰی کی پناہ چاہتے ہیں جوقدرت والا ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ت)

یہ لباب عجاب اول تاآخرجہالات فاضحہ وخرافات واضحہ کا لب لباب ہے۔ کثرت مسائل کے نام فرصت عنقانہ ہوتاتوفقیراس کارد لکھ دیتا۔مگرالحمدللہ نارباطل خود منطفی[31] ہےاور ہمارے بلادمیں اس کاشریکسر منتفی[32] فلاحاجۃ الٰی اشاعۃ خرافاتہ ولو علٰی وجہ الرد (اس کی خرافات کو شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بطور ردہو۔ت)

بالجملہ روایت نہ عقلاًدور نہ شرعًامہجور،اور کلمات مشائخ میں مسطورومأثوراورکتب احادیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور۔۔۔۔۔نہ روایاتِ مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور،اورقدرت قادر وسیع وموفور، اورقدر قادری کی بلندی مشہور، پھر ردوانکارکیا مقتضائے ادب وشعور۔والحمدللہ العزیزالغفور،واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم(اورسب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جوعزت والا بہت بخشنے والا ہے اوراللہ سبحانہ تعالٰی خوب جانتاہے اوراس کا علم خوب تام

31 بُجھی ہوئی

32 ختم، نیست ونابود۔

اور خوب مضبوط ہے۔ت)

مسئلہ ثالثہ

مسئلہ ۸:

مسؤلہ مولوی نور محمد صاحب کانپوری،
ملازم کارخانہ میل کاٹ واقع دیوان،
۹ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ۔

ماقولکم یا علماء الملة السمحة البیضاء ومفتی الشریعة الغراء فی
ھٰذہٖ: آپ کا کیا ارشاد ہے اے فراخ وروشن ملت کے عالمو اوراے چمکدار شریعت
کے مفتیو! اس مسئلہ میں (ت)

مولود غلام امام شہید، صفحہ ۵۹ سطر ۱۱ میں لکھا ہے کہ: "شب معراج میں حضرت
غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روح پاک نے حاضر ہوکر گردنِ نیاز
صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم گردن غوث اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اوراس روح پاک سے
استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے
ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔
فرمایا کہ: "تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا
قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہو گا۔"

اوراس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منزل اثنا عشریہ بھی تحفۃ القادریہ

سے لکھتے ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۵۸ سطر ۵ میں مرقوم ہے کہ:
"خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خوش ہوکر سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی ،جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا بحیر متی ہے ، تونہیں جانتا کہ تیر اراکب کون ہے ؟خلاصہ ہژدہ ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اٹھارہ ہزار جہانوں کے خلاصہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ت) براق نے کہا کہ اے امین وحی الٰہی !تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ عرض کیا: آج دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئیں گے، امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔"

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ: "وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایااوراتنا بڑھا اوراونچاہواکہ صاحب معراج کاہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔"

پس استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ احادیث وشفائے قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن میں موجود ہے یا نہ ۔بیان کاف وشاف بالاسانید من المعتبرات المعتقدات بالبسط والتفصیل جزاکم اللہ خیرا۔بینواتوجروا(معتبرومعتمد سندوں کے ساتھ کافی و شافی بیان پوری شرح وتفصیل کے ساتھ ارشادفرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیرعطافرمائے۔بیان کرو اجرپاؤگے۔ت)

الجواب

کتب احادیث وسِیَر میں اس روایت کا نشان نہیں ۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر، بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔

تحفہ قادریہ شریف اعلی درجہ کی مستند کتاب ہے اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اور جو میری نظر سے گزرا ان میں یہ روایات اصلا نہیں۔[33]

بایں ہمہ اس زمانہ کے مفتیان جہول، مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان یوں ثابت کرنا چاہا کہ سدرۃ المنتھٰی سے بالا عروج کیا اور اس میں معاذاللہ حضور اقدس وانور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حضور پرُنور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل نکلتی ہے[34] یہ محض تعصب وجہالت ہے جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوی میں سترہ سال

[33] تحفہ قادریہ، حضرت شاہ ابوالمعالی قادری (۱۱۱۶ھ) کی فارسی تالیف ہے جس میں حضور غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اور کرامات کا تذکرہ ہے۔ آپ اپنے وقت کے سربرآوردہ مشائخ میں شمار ہوتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے ارشاد پر اشعۃ اللمعات اور شرح فتوح الغیب مکمل فرمائی۔ آپ کا مزار لاہور میں واقع ہے۔

تحفہ قادریہ کے قلمی نسخے اکثر کتب خانوں میں موجود ہیں، اصل فارسی نسخہ تاحال طبع نہ ہوا، البتہ اس کا اردو ترجمہ (۱) سیرت الغوث مولفہ محمد باقر نقشبندی (۱۳۲۳ھ) مطبع منشی نولکشور پریس لاہور اور (۲) تحفہ قادریہ (اردو ترجمہ) مولفہ مولانا عبدالکریم (۱۳۲۴ھ) ملک فضل الدین تاجر کتب لاہور کے ناموں سے شائع ہو چکے ہیں۔

[34] دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مدرسہ دیوبند کے اساطین مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد انبیٹھوی کے فتاوٰی کی تردید ہو رہی ہے، یہ فتاوٰی موجودہ رسالہ مبارکہ میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

ہوئے کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کٹھور ضلع سورت سے ایک سوال آیا تھا۔[35]
فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی الدین اربلی نے کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایت لکھی ہے[36] اور اسے جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ کی کتاب حرز العاشقین سے نقل کیا ہے۔ اور ایسے امور میں اتنی ہی سند بس ہے۔ اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے جس کا سوال ۷ اربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ کو اوجین سے آیا تھا، وباللہ التوفیق، واللہ تعالیٰ اعلم (اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ خوف جانتا ہے۔ت)

رسالہ
فتاوی کرامات غوثیہ
ختم ہوا۔

---

[35] ملاحظہ ہو مسئلہ ثانیہ رسالہ ہذا

[36] تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، المنقبۃ الاولیٰ، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۲۵،۲۴

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)-عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی
عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)-عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی
محرم میں نکاح-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی	کافر سے سود-عبد مصطفی
میں خان تو انصاری-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی
جرمانہ-عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟-عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی
کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی	سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی
منصور حلاج-عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں-علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں-مولانا محمد سلیم رضوی	سفر نامہ عرب-مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت-مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں-عبد مصطفی

سنی کون ؟ وہابی کون ؟- عبد مصطفی	علم نور ہے - محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے - محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا- فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت - محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق - مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل ومناقب امام حسین - ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر- امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال- مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت - سید بلال رضا عطاری ورفقا
نگارشات ہاشمی - مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات - ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں - مبشر تنویر نقشبندی	زرخانۂ اشرف - محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ- محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر- محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق -اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر- فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)- محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب - غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)- محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی -علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت - محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء ؟- مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں -ابوحاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم -ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی -ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ -دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف -علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟- عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات - محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل -ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد - محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی - محمد مبشر تنویر نقشبندی	میرے قلم دان سے (جلد1) - احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1) - فیصل بن منظور	تحقیقات اویسیہ (جلد1) - علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ - محمد آصف اقبال مدنی عطاری	رافضیوں کا رد - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

or open this link | amo.news/donate

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(3) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

AMO | SABIYA VIRTUAL PUBLICATION | enikah | niiii | BOOKS | PS graphics

فتاویٰ کرامات غوثیہ

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: ceo@amo.news

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)